بحث و نظر

بجٹ پر ایک نظر

چوھدری رحمت الٰہی صاحب - نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان

مارشل لاء کے خاتمے کے بعد یہ پہلا بجٹ ہے جو سیاسی پس منظر کے حامل وزیر خزانہ نے پیش کیا ہے۔ لیکن یہ عوام کی توقعات پر پورا نہیں اترا - توقع کی جا رہی تھی کہ عوام کو کافی زیادہ مراعات دی جائیں گی - کیونکہ عالمی منڈی میں تیل، خوردنی تیل اور چائے کی قیمتوں میں بہت زیادہ کمی ہونے کی وجہ سے حکومت کو کافی بچت ہوئی ہے۔ حکومت نے اس بچت میں عوام کو شریک کرنے میں بہت بخل سے کام لیا ہے - تیل کی قیمت میں صرف ۲۰ پیسے فی لیٹر کمی کی گئی ہے جو اس وقت سوا سات روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے اور ہائی سپیڈ ڈیزل میں چالیس پیسے فی لیٹر کمی کی گئی ہے جب کہ بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتیں ایک تہائی رہ گئی ہیں۔ لوگوں کو جو سہولت دی گئی ہے وہ اس کمی کا عشر عشیر بھی نہیں ہے -

پندرہ سو روپے ماہوار تک تنخواہ پانے والے ملازمین کو ساڑھے چار فیصد اور پندرہ سو روپے سے زائد تنخواہ پانے والوں کو ساڑھے تین فیصد (INDEXATION BENEFIT) دیا جائے گا جب کہ حکومت کے اپنے اعلان کے مطابق افراط زر کی شرح ۵ ٪ سے زیادہ ہے۔ لیکن درحقیقت افراطِ زر کی شرح دس فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ اس طرح تنخواہ دار طبقہ کو اس معمولی اضافہ کے باوجود سخت حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے بجٹ بہت مایوس کن ہے۔ بجٹ میں تمام سطحوں پر سود کو قائم

رکھا گیا ہے۔ بانڈز کا آزادانہ استعمال کیا گیا ہے اور بانڈز کی بنیاد پر نئی سکیمیں بلا کراہت تجویز کی گئی ہیں۔ تین سے دس فی صد شرح سود تک اندرونی و بیرونی مشینری کے لیے قرضے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور وزیر خزانہ نے معیشت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی حکومت کی اعلان شدہ پالیسی سے انحراف کرتے ہوئے کسی معذرت کا اظہار کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ وزیر خزانہ نے جی این پی میں تبدیلی کی بنا پر بانڈز پر منافع کی انڈیکیشن کی جو نئی تجویز پیش کی ہے وہ اسلامی لحاظ سے ناقابلِ قبول اور معاشی لحاظ سے ناقابلِ حصول ہے۔

میں حکومت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ حکومت اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے اور دیانت داری سے حرمتِ سود سے متعلق اسلامی احکامات پر بلا حیل و حجت اور بلا چون و چرا عملدرآمد کی کوشش کرے۔

بجٹ تعلیمی شعبے کو مزید ترقی دینے میں ناکام رہا ہے جس کے لیے ایک علیحدہ اقراء ٹیکس کے ذریعے کافی وسائل جمع کیے جا رہے ہیں۔ تعلیم شدید زبوں حالی کا شکار ہے۔ دیہی علاقوں میں صورتِ حال اور بھی خراب ہے۔ معیارِ تعلیم روز بروز گرتا جا رہا ہے۔ حقیقت پسندانہ اور مؤثر پروگرام کی عدم موجودگی کی وجہ سے خواندگی مہم کے نام پر کثیر وسائل ضائع ہو رہے ہیں۔ حکومت کو تعلیم کے نظریاتی پہلو اور معیارِ تعلیم کی بہتری کی طرف بھی لازماً توجہ دینی چاہیے۔

یہ امر بہت افسوسناک ہے کہ بجٹ میں سارا زور مراعات یافتہ طبقے کو مزید ریلیف دینے پر صرف کیا گیا ہے اور عام آدمی پر بوجھ لادا گیا ہے۔ ڈاک اور ٹیلی فون کے نرخوں میں اضافہ سے ملک کا ہر شہری متاثر ہوگا اور اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں جو برائے نام کمی کی گئی ہے وہ عام صارف تک پہنچ سکے گی۔

وزیر خزانہ نے ۹ کروڑ روپے کی اضافی رقم کا دعویٰ کیا ہے جب کہ حقیقتاً تین سو کروڑ روپے کا خسارہ ہے جس کے بارے میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ خسارہ کہاں سے پورا کیا جائے گا۔ کیا اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے حسب سابق قوم کو ایک منی بجٹ دیا جائے گا۔ وزیر خزانہ کو اس سوال کا واضح جواب دینا چاہیے۔

اس بجٹ میں بھی بیرونی قرضوں پر پاکستان کے انحصار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بیرونی قرضے ہمارے مالیات کا اہم ذریعہ ہیں [illegible] گزشتہ [illegible] تقریباً ساٹھ فیصد [illegible]